تاثرات

معراج تاریخ کا ایک عظیم واقعہ ہے۔ مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حیرت انگیز معجزہ ــــ معراج کے سلسلے میں جو اہم چیز عنانِ توجہ کو اپنی طرف موڑتی ہے وہ یہ ہے کہ کیا بہ نفسِ نفیس اس جسدِ خاکی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے کی بے پناہ مشکلات پر قابو پاتے ہوئے آسمان کی انتہائی بلندیوں تک پہنچے یا یہ کہ یہ سارا معاملہ روحانی تھا اور اس کا تعلق رؤیا، کشف اور فکر و خیال سے تھا۔؟ ایک نہایت قلیل جماعت اس بات کی قائل ہے کہ یہ واقعہ کشف و رؤیا سے تعلق رکھتا ہے لیکن سلف و خلف، صحابہ و تابعین اور ائمہ حدیث و فقہ با دلائل ثابت کرتے ہیں کہ معراج کا واقعہ بجسدہٖ رونما ہوا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ضمن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف انتہائی مضبوط ہے۔

مخالفین کے ایک گروہ نے از راہِ استہزا جب حضرت ابوبکر سے کہا کہ فرمائیے اب آپ کا اپنے ممدوح کے بارے کیا خیال ہے، جب کہ انھوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ آسمان تک تگ و تاز کر آئے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا، وہ جو کچھ فرماتے ہیں، صحیح فرماتے ہیں۔ ان کے قول میں کسی قسم کے شبہے کو دخل نہیں ہو سکتا۔ اصدقہ فی خبر السماء فی غدوۃ و روحۃ (میں آسمان کی خبر کے بارے میں ان کی تصدیق کرتا ہوں، وہ اگرچہ صبح اور شام کو جانے کا دعویٰ کریں)

حضرت ابوبکر صدیق کا مطلب در حقیقت یہ تھا کہ جب اتنے بڑے دعوے کو مان لیا کہ یہ نبی ہیں۔ اللہ کے فرستادہ ہیں، براہِ راست سینۂ جبریل کی دھڑکنیں سنتے ہیں تو دوسری باتوں کے نہ ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ــــ یہاں یہ مسئلہ غور طلب ہے کہ حضرت ابوبکر نے معراج کی یہ توجیہ نہیں کی کہ یہ معراج جسمانی ہے یا روحانی، جس کا مطلب یہ ہے کہ خود حضرت ابوبکر معراج جسمانی کے قائل تھے اور سمجھتے تھے کہ جو شخص خلعتِ نبوت سے سرفراز ہو سکتا ہے،

اگر بایں شکل و صورت وہ آسمان کی بلندیوں تک پرواز کر سکتا ہے تو کون سی بڑی بات ہے۔

معراج کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سیر کرائی، اس میں جو مناظر و تجلیات آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ذہن و فکر کے لیے معارف و معلومات کی جو وافر مقدار بہم پہنچائی اور جو روحانی تحائف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہوئے، ان میں نماز کو اہم اور بنیادی درجہ حاصل ہے۔ اگر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود گوشت پوست کے فطری تقاضوں کے اس عالم کرب و الم سے اتنا جدا اور بے تعلق ہو جاتے ہیں کہ زمان و مکان کی کشاکش اور وقت و مقام کی الجھنیں آپ کے فکر و خیال میں شورش نہیں پیدا کر سکتیں، ٹھیک نماز بھی اسی کیفیت کا انعکاس چاہتی ہے اور یکسوئی کی طالب ہے۔

اگر کسی شخص پر نماز میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور اس پر خشوع و خضوع اور محویت کا عالم طاری نہیں ہوتا تو سمجھ لیجیے کہ اس کا شمار ان لوگوں کے زمرے میں ہو گا، جن کے متعلق قرآن مجید نے فویل للمصلین کی وعید سنائی ہے۔

مگر آج یہ عالم ہے کہ ہم نے ان ضروری اور اساسی امور کو بالکل بھلا دیا ہے، جن پر عمل کرنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور جو واقعہ معراج کے عین ہم آہنگ ہیں اور ان چیزوں پر عمل کرنا شروع کر دیا، جن کا واقعہ معراج اور حضور کی تعلیمات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ گویا اوامر و نواہی کے سلسلے میں ہم نے آنحضرت کی تعلیمات اور آپ کے ارشادات عالیہ سے ایک تصادم کی صورت پیدا کر دی ہے۔ العیاذ باللہ!

یاد رہے، معراج اس طرح کی کوئی تقریب اور کوئی تہوار نہیں کہ اس میں شریعت کے اوامر و نواہی سے (نعوذ باللہ) بے نیاز ہو کر ہم جو دل چاہیں کریں بلکہ یہ ایک دعوتِ عمل ہے، یہ قلب کی صفائی، اللہ سے لگاؤ اور اس کی محبت میں استغراق و محویت کا بہت بڑا داعی ہے۔

(محمد اسحاق بھٹی)